# | Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

?â??? ?'???? ? ?â??? ? ?â???? ?â???? ?â????? ? ? ? ?? ??????????? ??? ?â???? more...

# فتاوی دیداریہ

## جلد اوّل

از
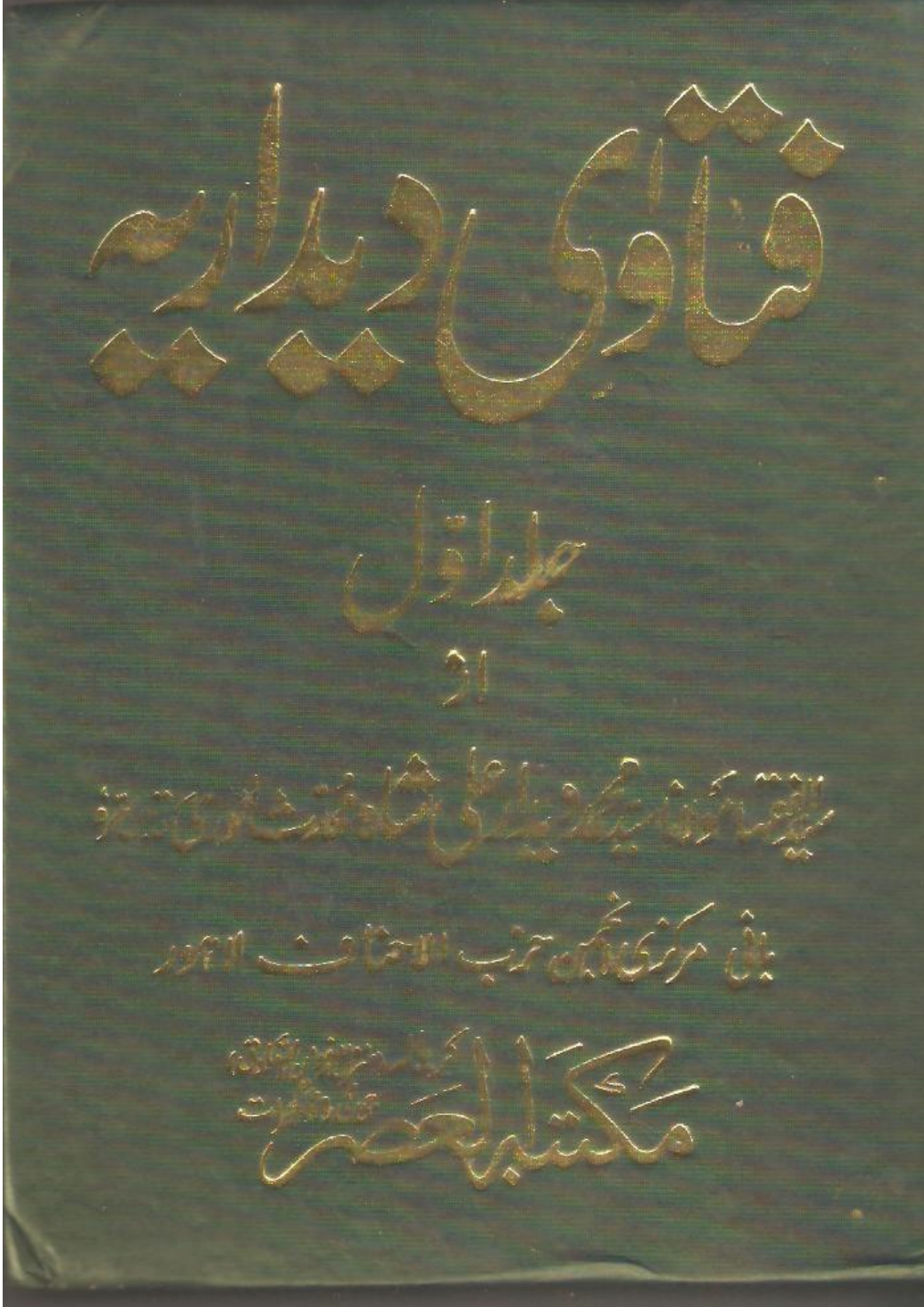
سید الفقہا مولانا سید محمد دیدار علی شاہ محدّث الوری قدس سرہ

بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف ، لاہور۔

ترتیب و تخریج و ترجمہ

علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجدّدی



مکتبۃ العصر
کریالہ (منزل رضوان الصادق)
جی ٹی روڈ گجرات

☆ یعنی اگر طبیب یہ کہدے کہ یقیناً اس بیمار کو بغیر پیشاب پینے کے یا مردار کھانے کے کبھی شفاء نہ ہوگی اور کوئی ایسی مباح دواء نہیں رہی کہ جس سے امیدِ شفا ہو۔ تو اندریں صورت پیشاب پینا یا مردار کھانا بقدرِ دواء جائز ہے۔ اور اگر یہ کہے کہ شفاء کی اور بھی جائز دوا ہونے کی امید ہے مگر پیشاب اور مردار سے امید ہے جلد شفاء ہو جائے تو بموجب آیۃ مذکورہ صحیح روایت یہی ہے کہ جائز نہیں۔

خلاصہ یہ کہ اگر کسی ظالم سے خوف جان جانے کا یقینی ہو اور زبان سے کلمہ کفر کہہ دینے سے جان بچ جائے اور دل میں ایمان راسخ ہو تو کلمۂ کفر تک کہہ دینے کی قرآنِ مجید سے رخصت ثابت ہے چنانچہ سپارہ چار دھم بیسویں رکوع میں ہے۔

**من کفر من بعد ایمانه الامن اکره و قلبه مطمئن بالایمان و لکن من شرح بالکفر صدراً فعلیهم غضب من الله ولهم عذاب عظیم** [1]

(ترجمہ: جو شخص اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے مگر جس کو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو لیکن جس نے کھولا سینہ کفر کے ساتھ تو ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضب اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے)

اور صفحہ ۳۷۷ جلد سادس تفسیر ابو مسعود مذکور میں ہے تفسیر آیۃ مذکورہ میں

**روی ان مسلیمة الکذاب اخذ رجلین فقا ل لاحدهما ما تقول فی محمد ﷺ قال رسول قال فما تقول فی قال فانت ایضا فخلاه وقال للاخر ما تقول فی محمد ﷺ قال رسول الله قال فما تقول فی قال أنا اصم فاعاد ثلاثا فاعا دجوابه فقتله فبلغ ذالک رسول الله صلی الله علیه و اله وصحبه و سلم فقال اماالاول فقد اخذ برخصة الله تعالی و اما الثانی فقد صدع بالحق** [2]

---

[1] القرآن العظیم : سورة النحل ، آیت ۱۰۶

[2] تفسیر ابو سعود جلد صفحه مطبوعه

مردہ منہ اوقال لغیرہ ای کوتاہ تراز انا اعطیناک الکوثر الخ کفر فی ھذہ الصور کلھا[1]

☆(ترجمہ: جب کوئی بانسری اور دف کی چوٹ پر قرآن پڑھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ایک شخص قرآن پڑھ رہا تھا دوسرے نے کہا یہ کیا طوفان کی آواز ہے یہ کہنا کفر ہے۔ محیط میں اسی طرح ہے۔ اگر کسی نے کہا میں نے قرآن بہت پڑھا لیکن ہم سے جنابت نہ گئی تو اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ خلاصہ میں اسی طرح ہے۔ کسی نے پوچھا کیا تو چھلکا اتار دیا تو اس نے کہا قل ھو اللہ احد یا کسی کا گریبان پکڑا اسے کہا الم نشرح یا کوئی مریض کے پاس سورۂ یٰس پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا یٰس مردہ کے منہ میں نہ رکھو یا کسی کو کہا اے انا اعطیناک الکوثر سے چھوٹے تو ان سب صورتوں میں اسے کافر قرار دیا جائے گا۔)

چہ جائیکہ قرآن مجید کو پیشاب یا خون سے لکھنا اس کے کفر ہونے میں کون کلام کر سکتا ہے؟ مگر جیسے جان بچانے کی غرض سے موقعِ اکراہ میں کلمۂ کفر منہ سے مجبوراً کہہ دینا نصِ صریحِ قرآن اور حدیث سے جائز ہے ایسے ہی موقع پر جب انسان شدتِ مرض سے خواہ مرض نکسیر ہو یا کچھ اور عاجز آ جائے زیست سے بسبب شدتِ مرض نا امید ہو اور طبیب حاذق مسلمان متقی کے کہنے یہ یقین ہو جائے کہ بجز مردار کھانے یا پیشاب پینے کے اب کوئی دواء ایسی باقی نہیں رہی جس سے امیدِ صحت ہو مگر ان حرام دواؤں سے مجھ کو یقین ہے کہ انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ اندریں صورت فقہا تحریر فرماتے ہیں اس مریضِ مضطر سے حکمِ حرمت اٹھ جاتا ہے۔ اور اس کو پیشاب وغیرہ کا بقدرِ دواء پینا جائز ہوگا۔ علیٰ ھذا بعض مقامات پر عالمگیریہ وغیرہ میں لکھ دیا ہے ایسے مریض نکسیر کو جس کا خون ٹھہرتا ہی نہیں اور اس کو خوفِ موت غالب ہو علیٰ ھذا اگر کسی دوسرے مریض کو خوفِ موت غالب ہو اور کسی ذریعہ سے اس کو یقین ہو جائے یا ظن غالب ہو کہ قرآن کو پیشانی مریض پر اس خون سے لکھا جائے تو قطعاً آرام ہوگا اگرچہ قرآن کا خون سے لکھنا یا پیشاب سے لکھنا کفر ہے مگر ایسی صورت میں جیسے اس کو کلمہ کفر کہہ دینا بموجب نصِ صریحِ کلام اللہ جائز ہے بغرض جان بچانے کے یہ فعلِ کفر یعنی بعض قرآن کا خون سے یا پیشاب سے لکھنا بھی اس کے حق میں جائز ہوگا۔

---

[1] الفتاوی العام گیریہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان